



Name :> Hajji ajmal klian

Serial No :> 10123

Address :> orangitown karachi

Fatwa No :>

Subject :> AQAID

Date :> 11/6/2010

Writer :> راسد زکیر

Email :>

Assalam -o-alekom

Muffte sahib kiya farmaty ha ulmakaram as masla k bary may

may gahreyou ka karo bar qesto far kta hu yaney

1. gare ki kul Qemat 50,0000 rupey jas may say addvance 10,0000

Baqi raqam (40,0000 rupay per 100%ya 70%)k Hesab say munafa

Lga kar as ki kol Qemat 900000 rupey hujaty hay

Ab ye Raqam mahwar Qesto per yane 10000 / 20000 ka hasab say

laty hay

2, Gare ka chabe our Gare chalany k kagzat aun k hawalay krtay hay

malikana huquq k kagzat Apnay pass rakthy hay k jab qesty khtam

Ho ge tu kagzat per day tahy he.

3. as doran gare guom hujay ya jal jay tu as ka deya howa raqam aur mera baqi

as per khatam hujat hay .

kiya shery lahaz say ye karobar durost ha ya nahe agar nahey to

as kam ko shery tur per kmy ka tareqa batay shokreya

faqat wasalam Ajmal khan

میں گاڑیوں کا کاروبار قسط وار کرتا ہوں۔

1) گاڑی کی کل قیمت 50,0000 جیسے سے مجھ 10,0000 باقی رقم 40,0000 روپے پر 100% یا 70% کے

حساب سے منافع لگا کر اسکی کل قیمت 90,0000 روپے ہو جاتی ہے اب یہ رقم ماہوار قسطوں میں

10000 یا 20000 کے حساب سے لیتے ہیں 2) گاڑی کی چابی اور گاڑی چلانے کے کاغذات ان کے حوالے

کرتے ہیں۔ مالکانہ حقوق کے کاغذات اپنے پاس رکھتے ہیں کہ جب قسطیں ختم ہوں گی تو کاغذات دیتے

ہیں۔ 3) اس دوران گاڑی گم ہو جائے یا جل جائے تو اسکی دی ہوئی رقم اور میری بقیہ اس پر ختم

ہو جاتی ہے۔ کیا شری لحاظ سے یہ کاروبار درست ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس کو شرعی طور پر

کرنے کا طریقہ بتائیے۔

الجواب حامداً ومصلياً

مذکور کاروبار میں اگر اضافی قیمت بقیہ رقم کے تناسب سے لگائی جاتی ہو تو یہ شرعاً

سود کے زمرے میں آتا ہے۔ نیز جب مالک نے گاڑی بیچ دی تو وہ رقم کا حقدار ہے، چاہے گاڑی کسی واقعہ کے نتیجہ میں ختم اور ضائع ہو جائے یا وہ خود اپنے عمل سے اسے ضائع کر دے۔
 جل جانے یا گم ہو جانے کی صورت میں مالک پر نقصان کو لازم کرنا بھی شرعاً درست نہیں اس لئے اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ بقیہ رقم کے تناسب سے اضافہ کرنے کے بجائے گاڑی پر منافع کا خرید و فروخت کا معاملہ کیا جائے اور پھر نقصان ہو جانے کی صورت میں یہ رقم اس پر لازم کرنے کے بجائے۔
 اگر وہ اس نقصان کو معاف کرے یا خریدار کو مہلت کا پابند کیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

کما فی الدس: وفي الاشباه كل قرض جرنفعاً حرام الخ (ص ۱۳۶)۔

وفي المبسوط: واذا عقد على انه الى اجل كذا بكذا وبالنقد بكذا الى قوله فموقوفاً لانه لم يعاطه على ثمن معلوم (الى قوله) وهذا اذا افترقا على هذا فان كان يتراضيا بينهما ولم يتفرقا حتى قاطعه على ثمن معلوم واما العقد عليه فموجبات لا تفعلها افتراقا الا بعد تمام شرط صحة العقد

الخ (ص ۱۳۲)۔

وفي الهدية: حظ بعض الثمن صحيح ويلحق باصل العقد عندنا كالزيارة سواء لقي محلاً للمقابلة وقت الخط او لم يبق محلاً الخ (ص ۱۴۳)۔

وفي الدس: وحكمه ثبوت الملاك، وفي الشامية تحت (قوله وحكمه الخ) اي في البدلين لكل منهما في بدل الخ (ص ۵۶)۔ والله اعلم بالصواب

رأسد بشير عفی عنہ
 دام الافناء جامعہ بنوریہ کراچی
 ۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ

کراچی
 سید رفیع الرحمن
 دور اندیش جامعہ بنوریہ
 ۱۸ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ

کراچی
 عبدالرشید شاکر
 دارالافتاء جامعہ بنوریہ

۱۸ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ
 رئیس
 دارالافتاء جامعہ بنوریہ

۱۰۱۲۳
 ۲۶/۳/۲۰۲۱

السر علیہ
 ۱۷/۶/۲۰۲۱

تشریحاً اور تفصیلاً یہ سب مسائل فقہیہ ہیں اور ان کے حل و فصل کے لئے...